

انجمن اتحاد ساجدی بلوچاں ویلفیئر ایسوسی ایشن
مدھوگوٹھ، یونیورسٹی روڈ، گلشن اقبال، کراچی



علاقے کا تعارف

مدھو گوٹھ مین یونیورسٹی روڈ، دیہہ اوکیواری بالمقابل سفاری پاک، کلاس سروے نمبر 190, 219، یونین کونسل نمبر 10، بلاک نمبر 11، گلشن ٹاؤن کے صوبائی کے اسمبلی حلقہ نمبر 126، قومی اسمبلی حلقہ نمبر 253 میں واقع ہے۔ مدھو گوٹھ میں زیادہ تر آبادی مزدور پیشہ اور کچھ گورنمنٹ ملازمین پر مشتمل ہے۔ یہاں کے قدیم باسی بلوچ برادری پر مشتمل ہیں مدھو گوٹھ میں 100 فیصد بلوچ قبیلہ آباد ہے۔ مدھو گوٹھ صدیوں پرانا گوٹھ ہے انگریزوں کے دور میں اس کو پہاڑی ولیج کے نام سے بھی پکارا اور لکھا جاتا تھا چونکہ گوٹھ کے قریب پہاڑی تھی۔ Record of Rights میں اس کی انٹریز رکھی گئی اور بعد ازاں اسے معروف بزرگ سماجی رہنما مدھو بلوچ مرحوم کے نام سے منسوب کر کے مدھو گوٹھ نام رکھا گیا بعد ازاں حکومتی ریکارڈ میں بھی مدھو گوٹھ کا اندراج کر لیا گیا۔ 1984ء تک باشندگان مدھو گوٹھ باقاعدہ گھر بار ٹیکس بھرتے رہے، Deh Map میں بھی گوٹھ کا نام باقاعدہ موجود ہے انگریزوں کے دور سے ذوالفقار علی بھٹو کے دور تک ہر سروے، ہر نقشے میں گوٹھ مدھو موجود ہے۔ شروع شروع میں تو مدھو گوٹھ 150 ایکڑ اراضی پر مشتمل تھا جب پاکستان بنا تو اس آبادی کے ارد گرد کوئی آبادی نہیں تھی چاروں طرف سناٹا تھا صرف کچھ فاصلے پر بلاک 6 میں کنٹری کلب تھا، موجودہ یونیورسٹی روڈ کنٹری کلب روڈ کے نام سے تھا۔ 150 ایکڑ زمین وقتاً فوقتاً انگریزوں کے دور سے منظور ہوتی رہی، سب سے پہلے 15 ایکڑ منظور ہوئی، آبادی کے تناسب سے پھر 18 ایکڑ منظور ہوئی۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں ایک سروے ہوا پھر تین ایکڑ منظور ہوئی، وزیر اعلیٰ سندھ عبداللہ شاہ کے دور حکومت میں 22 ایکڑ منظور ہوئی، پھر 1996ء میں 112 ایکڑ منظور ہوئی۔ اس طرح گوٹھ کی کل اراضی 150 ایکڑ بنتی ہے۔

تنظیم کے قیام کا پس منظر

1970ء میں گوٹھ کے نزدیک جب سفاری پارک بنانے کا منصوبہ تیار ہوا تو گوٹھ کے باسیوں نے اپنی زمین پر سفاری پارک بنانے کے سخت مخالفت، کی اس وقت کے متعلقہ حکومتی اداروں اور وزراء کو KMC کی مذموم سازش کے بارے میں درخواستیں دیتے رہے بالآخر KMC انتظامیہ نے گوٹھ کے غریب باشندگان کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ 1970ء سے 1975ء تک گاؤں کے بہت سارے گھر مسمار کر دیئے گئے، گوٹھ کے چاروں طرف لوہے کی باڑ لگادی گئی، اس کے بعد 1994-1996ء میں روڈ بنانے اور شجر کاری کے بہانے KMC بلدیہ عظمیٰ کراچی نے گاؤں کے کافی گھر مسمار کر دیئے، عوامی جدوجہد کے نتیجے میں سندھ اسمبلی نے قرارداد مذمت منظور کی۔ جس کے بعد بالآخر KMC نے اس دوران متاثر ہونے والے گھروں کے رہائشیوں کو برابر والی زمین الاٹ کر دی، 1996ء میں الاٹمنٹ آرڈر اور بینک چالان ایٹھ کئے گئے، غریب آبادی سخت محنت مزدوری کر کے بینک چالان بھرتے رہے کبھی گھر بار ٹیکس کیلئے تو کبھی گھر بنانے میں کثیر رقم خرچ کی ہر بار بلڈرز مافیاتباہی مچاتے رہے تو کبھی سرکاری مشینری دشمن بن گئی۔



تنظیم کے قیام کا پس منظر

گوٹھ کے کئی غریب ان زیادتیوں سے تنگ آ کر کچھ کرائے کے گھروں میں تو کچھ ذکری گوٹھ، ڈالمیاں، لیاری، ملیر اور کچھ مدھو گوٹھ میں اپنے رشتے داروں کے یہاں اور کچھ بلوچستان جانے پر مجبور ہوئے۔ مدھو گوٹھ کے غریب باشندگان نے اپنے اوپر ڈھائے گئے مظالم سے تنگ آ کر بلوچ برادری کو بلا کر مدھو لیج میں ایک ہنگامی میٹنگ منعقد کی جس میں انجمن اتحاد ساجدی بلوچاں ویلفیئر ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا جو کہ پانچ گوٹھوں کی مشترکہ رجسٹرڈ انجمن ہے جس میں مدھو گوٹھ، صالح محمد گوٹھ، زکری گوٹھ، بشیر لیج، مسکان پاڑہ کے معروف سماجی رہنما شامل ہیں اس انجمن کا مقصد گوٹھوں کیلئے فلاحی کام کرنا اور دیگر درپیش مسائل کا سدباب کرنا ہے۔ ہماری تنظیم کے زیر اہتمام ہر گوٹھ کی علیحدہ علیحدہ انجمن بھی کام کر رہی ہے جس طرح مدھو گوٹھ میں انجمن مدھو گوٹھ کے سماجی کام انجام دے رہی ہے۔



تنظیمی ڈھانچہ

ہماری تنظیم کے عہدیداران مختلف گوٹھوں کے معروف سماجی کارکنوں کا ایک گلدستہ ہے۔

- 1- صدر قادر بلوچ
- 2- نائب صدر عبدالغفور بلوچ
- 3- جنرل سیکریٹری محمد اسحاق بلوچ
- 4- جوائنٹ سیکریٹری محمد حنیف بلوچ
- 5- خازن زاہد حسین بلوچ
- 6- آفس سیکریٹری محمد ندیم

بانی ممبران

- عہد محمد بلوچ
- مسافر بلوچ
- انور بلوچ



تنظیم نے 1982ء میں گورنمنٹ پرائمری اسکول کے قیام کے لیے اپنی ذاتی پراپرٹی سے 2 کمروں پر مشتمل جگہ گورنمنٹ کودی۔ اس طرح مدھوگوٹھ میں حصول تعلیم کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس کے بعد 1995ء میں پیپلز ورکس پروگرام کے تحت دو کمروں کا پرائمری اسکول رکن قومی اسمبلی شیر محمد بلوچ نے بنوایا جو KMC انتظامیہ نے مسمار کر دیا۔ باشندگان مدھوگوٹھ نے اپنے بچوں کو تعلیم دینے کیلئے سرکاری محکموں کے دروازے کھٹکھٹانا شروع کئے، یوسی ناظم کی مدد سے ناظم اعلیٰ کراچی نعمت اللہ خان نے اسکول بنانے کے لئے مدھوگوٹھ کا سروے کرایا، اسکول تعمیر کرنے کیلئے 2 ہزار زمین دی گئی۔ اسکول کی تعمیر کا کام باقاعدہ شروع ہوا اور دو منزلہ گورنمنٹ اسکول کی بلڈنگ تیار ہوئی تو بلڈرز مافیا اور سابق وزیر اعلیٰ ارباب رحیم اور حکومتی اداروں کی ملی بھگت سے گوٹھ کے الاٹ شدہ 111 ایکڑ زمین اور نو تعمیر شدہ مدھوگوٹھ اسکول کو کیش اینڈ کیری کمپنی کے بلڈرز نے مسمار کر دیا اور زمین پر بھی قبضہ کر لیا۔ ان تمام مظالم کے خلاف ہم نے عدالت، حکومتی ادارے، متعلقہ افسران، اعلیٰ عہدیداران سب کو خط لکھے احتجاج کرتے رہے لیکن افسوس کچھ نہیں ہوا۔

ان تمام زیادتیوں کے خلاف ہائی کورٹ چلے گئے جہاں سے مدھوگوٹھ کو 129 ایکڑ 10 گھنٹہ پراسے آرڈر منظور کیا گیا۔ (حکم امتناعی) کی موجودگی میں سابق وزیر اعلیٰ سندھ ارباب غلام رحیم نے دو منزلہ شاندار سرکاری اسکول مسمار کر دیا اور اس زمین پر میٹروکیش اینڈ کیری کمپنی کو 111 ایکڑ زمین غیر قانونی طور پر منظور کر دی۔ جس پر باشندگان مدھوگوٹھ نے سخت احتجاج کیا، تو ہین عدالت کی درخواستیں لگائیں، ہائیکورٹ نے جگہ کے معائنے کے لئے اپنے ناظر بھی بھیجے لیکن پھر بھی کمپنی کا کام جاری ہے۔ افسوس صد افسوس کہ تعلیمی درس گاہ مسمار کر کے انتظامیہ نے کمرشل ادارے کی سرپرستی کر کے تجارتی بلڈنگ بنوادی جس سے علاقے کے بچے ایک معیاری درس گاہ سے محروم ہو گئے۔



کھیل:

مدھوگوٹھ میں نوجوانوں کو صحت مندانہ سرگرمی فراہم کرنے کیلئے مدھوموٹڈن فٹبال کلب کا قیام 1968ء میں عمل میں لایا گیا اس فٹبال کلب کی باقاعدہ رجسٹریشن 1984ء کو ڈسٹرکٹ ایسٹ میں ہوئی۔ مدھوموٹڈن فٹ بال کلب کراچی کے نہ صرف مقامی سطح کے ٹورنامنٹ بلکہ آل سندھ اور آل پاکستان فٹ بال ٹورنامنٹوں میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بے پناہ ٹائٹل اپنے نام کئے ہیں۔ کلب کے دفتر میں بے پناہ جیتے ہوئے کپ اور ٹرافیوں موجود ہیں۔





مدھو گوٹھ کی بجلی انجمن کی جدوجہد سے 1984ء میں منظور ہوئی تھی لیکن گورنمنٹ محکموں کی عدم توجہی کی وجہ سے گوٹھ بجلی کی سہولت سے محروم رہا جس کے لئے انجمن اتحاد ویلفیئر ایسوسی ایشن نے ہر ممکنہ کوشش کی بالآخر 2006-2007ء میں بجلی کی باقاعدہ منظوری دی گئی جس کا افتتاح ناظم واسع جلیل گلشن ٹاؤن نے کیا۔ لیکن تا حال بجلی کے کنکشن ابھی تک حاصل نہیں ہوئے ہیں اور فراہمی بجلی کے لیے صرف کھمبے لگے ہیں جس میں تاریں لگنا اور PMT لگنا ابھی باقی ہے۔ ان کاموں کے لیے KESC 25 لاکھ روپے ڈیمانڈ کر رہی ہے۔ مدھو گوٹھ کے محنت کش یہ خطیر رقم ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ ہمارے علاقے سے منتخب اراکین اسمبلی و ارباب حکومت سے اپیل ہے کہ مطلوبہ رقم اپنے ترقیاتی فنڈز سے KESC کو ادا کر کے ہمیں بجلی جیسی بنیادی ضرورت کی فراہمی میں ہماری مدد کریں۔



گیس:

مدھوگوٹھ میں برسوں سے گیس کی سہولت نہیں تھی اس کے حصول کے لئے ہم نے سوئی
سدرن گیس کمپنی اور متعلقہ عوامی نمائندوں سے رابطہ کیا بالآخر انجمن کی جدوجہد سے
2003-04 میں گوٹھ کو سوئی گیس فراہم کی گئی۔



مواصلاتی رابطہ:

تنظیم کے تعاون سے 1996ء میں ممبر قومی اسمبلی شیر محمد بلوچ کی مدد سے مدھوگوٹھ میں
ٹیلیفون کنکشن فراہم کیا گیا۔ پورے گوٹھ میں PTCL کا نیٹ ورک موجود ہے۔

نکاسی آب:

نکاسی آب ہر علاقے کی بنیادی ضرورت ہے، تنظیم نے 1986ء میں اپنی مدد آپ کے تحت علاقے میں سیوریج لائن ڈالی۔ اس کی دیکھ بھال اور صفائی ستھرائی کے امور بھی تنظیم کی ذمہ داری ہے۔ بعد ازاں یونین کونسل کے فنڈ سے بھی کچھ حصول علاقے میں سیوریج لائن تبدیل کی گئی تھی۔



فراہمی آب پانی

نو تعمیر شدہ گلشن اقبال کے مکینوں کو پانی کی سہولت میسر تھی مگر ہمارے قدیم گوٹھ میں فراہمی آب کی لائن نہیں تھی۔ پانی کی لائن پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں شیر محمد بلوچ کے تعاون سے بچھائی گئی، اب مدھو گوٹھ کو باقاعدگی سے پانی ملتا ہے اور گھر میں کنکشن موجود ہے۔



طوفانی بارش کے برساتی پانی کی نکاسی کا مسئلہ:

2008ء کی طوفانی بارشوں سے گوٹھ جھیل کی شکل اختیار کر گیا۔ گلشن اقبال اور یونیورسٹی روڈ سے آنے والا تمام برساتی پانی مدھو گوٹھ سے ہوتا ہوا جمعہ گوٹھ سے ملحق برساتی نالے میں چلا جاتا تھا، میٹر و بننے کی وجہ سے قدرتی راستہ بند ہو گیا جس کی وجہ سے تمام پانی رک گیا اور علاقہ تالاب میں تبدیل ہو گیا۔ نکاسی آب کیلئے ہم نے ٹاؤن انتظامیہ سے پمپ حاصل کیا اور تیل گوٹھ والوں نے فراہم کیا، اس طرح ایک ہفتے کی متواتر پمپنگ سے پانی نکالا گیا۔ پانی نکلنے کے بعد نشیبی علاقے میں مکینوں نے اپنی مدد آپ کے تحت مٹی کی بھرائی کی تاکہ آئندہ برساتی پانی تالاب کی شکل اختیار نہ کر سکے۔



گوٹھ بچاؤ مہم:

ہمارے لیے اعزاز کی بات ہے کہ ہماری سرپرست معروف قانون دان محترمہ زبیدہ جمالی صاحبہ ہمارے ہی گوٹھ کی رہائشی ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ گوٹھ کے معاملات میں ہماری رہنمائی اور وکالت کی ہے۔ 2004ء میں گلشن ٹاؤن میں سٹی گورنمنٹ نے گوٹھوں کی مسامری کیلئے کارروائی شروع کی، گلشن ٹاؤن میں جمعہ گوٹھ اور سکندر گوٹھ مسامری کی زد میں آنے کے بعد ہم نے اپنے گوٹھ کی مسامری کے خلاف سندھ ہائی کورٹ سے حکم امتناع حاصل کر کے قانونی جنگ شروع کر دی ہے، جس میں خدا کے فضل و کرم سے ہمیں کامیابی نصیب ہوگی اور بڑے پیمانے پر لوگ بے گھر ہونے سے بچ گئے۔ ہماری اس کارروائی اور عوامی احتجاج کی وجہ سے سٹی گورنمنٹ کو آپریشن روکنا پڑا۔ اس کے بعد متاثرہ جمعہ گوٹھ اور سکندر گوٹھ دوبارہ آباد ہو گئے۔



گوٹھ کی لیز اور جوائنٹ سروے کی جدوجہد:

محنت کش طبقہ کا یہ گوٹھ نہایت قیمتی اور اہم محل وقوع کی وجہ سے بے دخلی کی زد میں رہا ہے میٹرو کی تعمیر کا مسئلہ ہو یا فلاحی اور بنانے کا معاملہ ان سب کیلئے غریب اور محنت کش آبادی مدھو گوٹھ کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے۔ ہمارا گوٹھ ریگولرائز آبادیوں کی فہرست میں شامل ہے مگر مختلف ادوار میں یہاں سے بے دخلیاں ہوتی رہی ہیں، اور ان کو متبادل رہائشی پلاٹ یا معاوضہ نہیں دیا گیا ہے۔ ہم نے سندھ کچی آبادی اتھارٹی، (کے۔ ایم۔ سی) کچی آبادی اور بورڈ آف ریونیو سے بار بار لیز اور جوائنٹ سروے کی درخواست کی ہے ماکانہ حقوق حاصل کرنے کی جدوجہد تا حال جاری ہے۔



گوٹھ کا نقشہ اور لیز کا عمل

لیز یا مالکانہ حقوق کیلئے علاقے کا نقشہ ایک بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ہم نے اورنگی پائلٹ پروجیکٹ (OPP) اور اربن ریسورس سینٹر (URC) کے تحفظ آبادی پروگرام کے تحت علاقے کا نقشہ بنوایا ہے جس میں پورے ایریا کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ہماری کوشش ہوگی کہ اس نقشے کے مطابق متعلقہ ادارے ہمارے ساتھ جوائنٹ ڈیمارکیشن کر کے گوٹھ کی حد بندی کو تسلیم کریں اور آئندہ گوٹھ کی قیمتی زمین پر قبضے کے قابل مذمت منصوبے نہ بنائیں، بلکہ ملحقہ خالی اراضی پر گوٹھ کے مکینوں کیلئے ڈسپنسری، میسٹری ہوم، ووکیشنل ٹریننگ سینٹر اور خواتین کے لیے تربیتی مراکز و انڈسٹریل ہوم بنوا کر رفاعی و سماجی استعمال میں لایا جائے، نہ کہ بچوں کی تعلیم درگاہ مسمار کر کے میسٹرو جیسے کمرشل ادارے بنوائے جائیں۔ نیز تحفظ آبادی کیلئے اورنگی پائلٹ پروجیکٹ (OPP) اور اربن ریسورس سینٹر (URC) کے تعاون سے مدھو گوٹھ کی کیس اسٹڈی پروفائل بھی تیاری کے مراحل میں ہے۔ ہم اس کتابچے کی اشاعت میں تعاون پر ان اداروں کے مشکور ہیں۔

غیر قانونی قبضے کے خلاف جدوجہد

تنظیم نے ہمیشہ گوٹھ کے مکینوں کے مفاد اور انکا تحفظ اولین ترجیح رکھی ہے۔ مختلف ادوار میں مسامری سے بے گھر کئے گئے خاندانوں کو دوبارہ آباد کرنے کیلئے ہماری ایک زیر التواء درخواست پر سندھ ہائی کورٹ نے 2008ء کو ایک حکم کے ذریعے انہیں متبادل جگہ کی فراہمی اور ان کو 129 ایکڑ 10 گھنٹہ پر اپنا گھر بنانے کی اجازت دی اس ہائیکورٹ کے آرڈر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ شریپسند عناصر، لینڈ مافیا، جعلی شناختی کارڈ اور جعلی مختار نامے کے ذریعے گوٹھ کے اصل وارثوں کو اور متاثرین کو روندتے ہوئے زمین پر قابض ہونا شروع ہو گئے۔ یہ لینڈ مافیا پیپلز پارٹی کے نام سے، جسے سندھ اور مختلف پارٹیوں کے نام پر بد معاشی کرتے ہوئے مدھو گوٹھ کے غریب مقامی لوگوں کو ڈرا دھمکا کر رات دن بلا اشتعال فائرنگ کرتے ہوئے زمینوں پر قبضہ کر رہے ہیں، جس کی شکایت پیپلز پارٹی کی وارڈ سطح پر صوبائی صدر اور متعلقہ تھانہ ایس ایچ او کو مورخہ 21-07-2008 کو، وزیر اعلیٰ سندھ، وزیر داخلہ سندھ، سٹی ناظم، ریونیو بورڈ سندھ اور مختلف اداروں اور اعلیٰ عہدیداروں کو ان لینڈ مافیا کی گہری سازش اور ان کے گھناؤنے منصوبے سے آگاہ کیا مگر افسوس کہ ان کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ اب جبکہ قبضہ مافیا مدھو گوٹھ کے شریف لوگوں کے گھروں کے تالے توڑ کر گوٹھ کے اندر داخل ہو رہے ہیں، مورخہ 19-07-2008ء کو کچھ شریپسند قبضہ مافیا گروپ نے اسلحہ سمیت گھر کا تالا توڑ کر بے نظیر شہید فاؤنڈیشن کے نام سے گھر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں انجمن انصاف کیلئے مظلوم کے ساتھ ہے اور ہر فورم پر ہم قبضہ گروپ کے بجائے مکینوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔

فلائی اوور کی تعمیر و متبادل اسپورٹس گراؤنڈ کا معاملہ

مدھو محمد ن فٹبال گراؤنڈ جو کہ تقریباً تین ایکڑ اراضی پر محیط تھا۔ اس گراؤنڈ پر مقامی، صوبائی اور ملکی سطح پر بہت سے ٹورنامنٹ منعقد کئے گئے ہیں اب فلائی اوور بننے سے پورا گراؤنڈ متاثر ہو چکا ہے۔ اس پل کے بننے سے قبل ٹاؤن ناظم واسع جلیل اور ڈی سی او کراچی جاوید حنیف ہمارے پاس آئے اور ایک مشاورتی اجلاس میں گوٹھ کے مکینوں سے وعدہ کیا کہ فلائی اوور کی وجہ سے متاثرہ اراضی کا مارکیٹ ویلیو پر معاوضہ دیا جائے گا۔

مدھو محمد ن فٹ بال گراؤنڈ اتوار بازار کی زمین پر جو اسپورٹس کمپلیکس کے لئے مختص ہے اس پر تعمیر ہوگا۔ ہم نے تو اہلیان کراچی کے ٹرانسپورٹ کے پرابلم کو حل کرنے کیلئے اپنا گراؤنڈ قربان کر دیا، مگر افسوس صد افسوس ہمارے ساتھ کئے گئے کسی بھی وعدے کی پاسداری نہیں کی گئی نہ ہی مارکیٹ ویلیو پر معاوضہ ملا اور نہ ہی متبادل گراؤنڈ جس کی وجہ سے آج مقامی نوجوان صحت مند سرگرمیوں سے دور ہیں۔





قبرستان کی دیکھ بھال:

ہمارا قدیمی قبرستان تین ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔ اس کی حفاظتی دیوار کی تعمیر بھی انجمن نے اپنی مدد آپ کے تحت کی ہے نیز قبرستان میں ہی فراہمی آب کا بھی انتظام کیا ہوا ہے۔ حفاظتی دیوار بنانے کے مرکزی دروازے پر گیٹ بھی لگوا دیا گیا ہے۔



تجہیز و تدفین میں معاونت

ہماری تنظیم اپنے ممبران کے دکھ درد میں ہمیشہ شریک رہی ہے خصوصاً وفات کی صورت میں بلوچ روایات کے مطابق انجمن اپنے مرحوم ساتھی کے کفن و دفن کا بندوبست کرتی ہے علاوہ ازیں اس بارے میں سوگوارن کے دیگر امور یعنی طعام، انجمن کی طرف سے بلا معاوضہ کراکری کی فراہمی کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔